

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام

تالیف

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

ایم اے عربی، پی ایچ ڈی عربی

فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کھکھی شریف۔ فاضل بغداد یونیورسٹی عراق

ناشر
اولیسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ

لوح ترتیب

پیش لفظ

باب اول:

فصل اول:

مقاصد نکاح

فصل دوم:

اسلام میں عورت کا مقام

فصل سوم:

عورت کا سب سے بڑا منصب اور اعزاز

باب دوم:

خاندانی منصوبہ بندی کا مفہوم

قائمین کے دلائل

باب سوم

خاندانی منصوبہ بندی قرآن و سنت کی روشنی میں

فصل اول:

رزق اور معیشت کے خدشات کا جواب

نکاح کثرت رزق کا ذریعہ ہے

فصل دوم:

عزل کی تحقیق اور اس پر قیاس کا بطلان

فصل سوم:

استقامت حاصل

باب چہارم:

فصل اول:

ایک دلچسپ مذاکرہ

فصل دوم:

خاندانی منصوبہ بندی اور جدید فتاویٰ

خلاصہ البحث

مآخذ و مراجع

=====

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں خلافت عطا فرمائی اور جوں کو بٹا کر اسے زمین پر آباد کیا۔ نسل انسانی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ آبادی موجودہ حد تک پہنچ گئی۔ ۱۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو دنیا کی آبادی چھ ارب ہو گئی تھی اس موقع پر "the day of six billion" (دی ڈے آف سکس بلین) منایا گیا۔ دنیا بھر میں اس سلسلے میں پلاننگ کی آواز بلند کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں پہلی پاپولیشن پالیسی Population Policy ۱۹۹۵ء میں بنائی گئی۔ پاکستان میں آبادی کے اضافے کی رفتار کو ماہرین اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ ہر سال پاکستان میں ایک لاکھ اور شامل ہو رہا ہے۔

United Nations کی تنظیم فیملی پلاننگ Family Planning

کے علاوہ پاکستان میں "فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن پاکستان" اور دیگر کئی چھوٹی موٹی تنظیمیں آبادی میں اضافے کی روک تھام کیلئے میدان میں ہیں۔ اس سلسلے میں کئی مذاکرے اور سیمینار Saminar منعقد کئے جاتے ہیں۔ اخبارات کے فورم بھی اس سلسلے میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔ آبادی کے عالمی دن کے موقع پر ذرائع ابلاغ فیملی پلاننگ کی تشہیر کرتے ہیں۔

بائیں ہمہ ہمیں بحیثیت مسلمان اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے ہم کسی ناجائز کام کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں۔ کیونکہ

خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی (ﷺ)

باب اول

فصل اول: اسلام اور مقاصد نکاح

۱۔ توالت ناسل

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً. وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ. إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. (النساء/۱)

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلائے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

إِنِّي كُنْتُ فَاثِنًا مُكَافِرًا بِكُمْ.. (ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۸۶۳)

نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری بیعت سے بڑی امت والا ہوں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

إِنِّي كُنْتُ فَاثِنًا مُكَافِرًا بِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(کنز العمال رقم الحدیث ۴۳۵۲۲)

بچہ جنم دینے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ میں ان کی بیعت سے قیامت کے دن فخر کروں گا۔

۲۔ حصول سکون:

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ
إِلَيْهَا. (الاعراف/ ۱۸۹)

وہی جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اسکی زوجہ کو پیدا کیا تاکہ وہ
اس سے چین پائے۔

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
مَوَدَّةً وَرَحْمَةً. (الروم/ ۲۱)

اسکی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان
سے آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔

۳۔ سببِ عقیقت و پاکدامنی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. (بخاری رقم الحدیث: ۱۹۰۵)

”جو رہائش و افتقہ کی استطاعت رکھتا ہے اسے شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ نکاح آنکھ کو
بہت نیچے کرنے والا اور شرمگاہ کیلئے بہت محافظ ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا اس پر
روزہ لازم ہے، کیونکہ اس کی شہوت جماع کو مٹائے گا۔“

قرآن مجید میں ہے۔

وَالْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُعْطِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ۔

(النور/۳۳)

اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے مقدور والا بنادے۔

فصل دوم: اسلام میں عورت کا مقام

چونکہ عورت کی گود میں بڑے بڑے کردار جلوہ گر ہوتے اور بڑے بڑے مقدس نفوس کا ظہور اس سے ہوتا ہے اس لیے اسلامی تعلیمات میں اس کا مقام بڑا اونچا ہے۔ چونکہ اسکی آغوش سے پوری سوسائٹی برآمد ہوتی ہے اس لیے اس کی طہارت، علم اور ادب کا اثر براہ راست پورے ماحول پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلامی انقلاب کا اسے مصدر قرار دیا جاسکتا ہے اس واسطے اسلام نے اس کو غیر معمولی مقام دیا ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات مستقل عورت کے بارے میں ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجنوں فرامین اسکی شان سے متعلق ہیں۔ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِحُمَايَا لِنَجْعَرَانَةٍ إِذَا أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْطُلُ لَهَا رِدَاءُهَا فَجَلَسْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هِيَ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ۔

(مشکوٰۃ/۴۲۰، باب البسر: النساء)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے

دیکھا اچانک ایک عورت آئیں یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے اپنی چادر بچھا دی، وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا کہ کون ہیں تو صحابہ نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ بِسْرًا مِنَ النَّارِ۔
(مسلم رقم الحدیث ۲۶۲۹)

”جسکو بیٹیاں دیکر آزمائش میں ڈالا گیا پس اس نے ان بیٹیوں سے حسن سلوک کیا وہ اس کیلئے آگ کے آگے روکاوٹ بن جائیں گی۔

فصل سوم: عورت کا سب سے بڑا منصب اور اعزاز

مسلمان عورت کا سب سے بڑا منصب صحیح نکاح کی وساطت سے کسی بچے یا بچی کیلئے ماں ہونا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بعض خواتین نے اپنے لیے کم اور مرد حضرات کیلئے نیکی کے زیادہ مواقع پر خدشات کا اظہار کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

أَمَّا تَرْضَى إِحْدَاكُنَّ إِذَا كَانَتْ حَامِلًا مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ عَنْهَا رَاضٍ أَنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَانِمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِذَا أَصَابَهَا الطَّلُقُ لَمْ يَعْلَمْ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَا أُخْفِيَ لَهَا مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ فَإِذَا وَصَعَتْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ لَبَنِهَا جُرْعَةٌ وَلَمْ يَمُصَّ مِنْ ثَدْيِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا بِكُلِّ جُرْعَةٍ وَبِكُلِّ مَصَّةٍ

حَسَنَةً فَإِنْ أَشْهَرَهَا كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِ سَبْعِينَ رَقَبَةً تُعْتِقُهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
سَلَامَةٍ۔ (کنز العمال: رقم الحدیث ۳۵۱۲۲)

کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند نہیں کہ جب وہ اپنے زوج سے امید میں ہو اور وہ
زوج اس سے راضی ہو کہ اس کی مدت حمل میں روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے روزانہ دن
کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کی مثل اجر ہوگا۔ جب اس کو دروزہ
شروع ہوتا ہے۔ زمین و آسمان والے نہیں جانتے، جو اس کیلئے مخفی اجر ہے یعنی آنکھوں
کی ٹھنڈک جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے اس کے دودھ کا جو گھونٹ بھی نکلتا ہے اور بچہ
کے پستان سے جتنی مرتبہ چوستا ہے ہر مرتبہ اسے نیکی ملتی ہے (دوسری روایت میں ہے
کہ ہر گھونٹ پر اسے ایک جان زندہ کرنے کا ثواب ملتا ہے) اور اگر وہ بچہ اسے رات کو
جگائے رکھے تو اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سالم ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
اگر بوت ولادت فوت ہوگئی تو بھی ماجور ہوگی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا ہے:

الْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٍ (مسند امام احمد: ۵/۳۱۵۔ النہایہ: ۱/۲۹۲)
وہ عورت جو بچے کی ولادت کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔

باب دوم

خاندانی منصوبہ بندی کا مفہوم

بچوں کی ولادت میں وقفہ یا ولادت کا سلسلہ ختم کرنا ہمارے عرف میں خاندانی منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔ اس میں چند طرق اپنائے جاتے ہیں۔

نمبر ۱: Sterilization

یہ ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے مرد میں عارضی طور پر یا دائمی طور پر عورت کو حاملہ بنانے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ خصیتین کے صحیح ہونے کے باوجود عرق کو مکمل طور پر یا جزوی طور پر بند کر دیا جاتا ہے اسے (Vasectomy) کہتے ہیں۔ یہ عمل عورتوں میں بھی کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ عارضی طور پر یا دائمی طور پر حاملہ ہونے کی صلاحیت کھو بیٹھتی ہیں۔ اس مقصد کیلئے بعض نالیوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ مانع حمل گولیاں بھی ایسے مقاصد کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اور بھی کئی حربے آزمائے جا رہے ہیں۔

نمبر ۲۔ اسقاطِ حمل:

حمل کو استقرار کے بعد کسی بھی مرحلہ میں ضائع کر دیا جاتا ہے۔

تاکلین کے دلائل:

ڈاکٹر عبدالرحیم عمران کی کتاب ”اسلامی میراث میں خاندانی منصوبہ بندی“ جو منصوبہ بندی کے حق میں لکھی گئی ہے اور اقوام متحدہ نے شائع کی ہے کے دلائل میں سے چند قابل ذکر دلائل یہ ہیں۔

1۔ وہ اس کو عزل پر قیاس کرتے ہوئے جواز کی راہ نکالتے ہیں۔

- 2۔ والدین کو کوئی نہایت خطرناک بیماری ہے وہ آگے بچوں کی طرف منتقل نہ ہو۔
 - 3۔ مالی مشقت اور پریشانی سے بچنے کیلئے ذرائع آمدنی کم اور بچے زیادہ ہونے کی صورت میں آدمی مصیبتوں میں گھر جاتا ہے۔
 - 4۔ زیادہ بچے ہوں تو والدین ان کی صحیح دیکھ بھال نہیں کر سکتے۔
 - 5۔ بار بار استقرار حمل سے ماں اور بچے کی صحت کو خطرہ۔
 - 6۔ بیمار عورت کا حاملہ ہونا اور اس کے خطرات۔
 - 7۔ روز افزوں آبادی سے بڑھتے ہوئے مسائل۔
- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب یہ قول بھی پیش کیا جاتا ہے۔
- جهد البلاء کثرة۔ العیال مع قلة الشی:
- سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ آدمی کے بچے زیادہ ہوں لیکن ذرائع آمدنی مناسب نہ ہوں۔
- یہ قائلین کے دینی، اقتصادی، طبی اور ثقافتی دلائل کا خلاصہ ہے۔ ان کے جوابات آگے آرہے ہیں۔

باب سوم

خاندانی منصوبہ بندی قرآن و سنت کی روشنی میں

فصل اول: رزق اور معیشت کے خدشات کا جواب

بچوں کی ولادت میں مناسب وقفے کا عمل جائز ہے بلکہ بعض اوقات ضروری ہے۔ لیکن اس عمل کے پس منظر میں یہ نظریہ نہ ہو کہ اگر بچے زیادہ ہو گئے تو ان کی خوراک اور رزق کا بندوبست مشکل ہوگا۔ یہ عمل مناسب وقفے کیلئے اس بنیاد پر جائز ہوگا کہ پہلے بچے کی صحت، ماں کی صحت یا بعد میں ہونے والے بچے کی صحت کو خطرہ لاحق ہو۔ مگر کوئی ایسی منصوبہ بندی جسکی وجہ سے تعقیم دائمی یعنی ہمیشہ کیلئے بانجھ پن لازم آئے، عورت کے حاملہ ہونے اور مرد کے حاملہ کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے یہ حرام ہے۔

رزق کے خطرہ اور آبادی کے مسائل کی وجہ سے کسی قسم کی خاندانی منصوبہ بندی خواہ عارضی تعقیم ہو یا دائمی ناجائز ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کی ان آیات کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ۖ إِنَّكُمْ مِنْ أَمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ۔ (الانعام/۱۵۱)

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

(۲) وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ۖ إِنَّكُمْ مِنْ خَشِيَةِ أَمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ۔ (الاسراء/۳۱)

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی۔

(۳) لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ۔ (طہ/۱۳۲)

ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے۔

(۴) وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا۔ (ہود/۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

(۵) وَكَائِبٌ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ۔ (العنکبوت/۶۰)

اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے، اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ
الطَّيْرَ تَعْدُو حِمَاصًا وَتَرْوَحُ بِطَانًا۔ (شرح النبی: ۴۴۰/۱۔ مشکوٰۃ: ۴۵۲)

اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرو جو اس پر توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں یوں رزق دے گا جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے، وہ صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

ان فرامین کے پیش نظریہ بات واضح ہے کہ رزق اور روزی کی وجہ سے خاندانی منصوبہ بندی اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر عدم اعتماد کے مترادف ہے۔ شرعیہ سوچ بڑی ناقص ہے کہ تھوڑے انسان ہونگے تو انہیں رزق زیادہ ملے گا۔ کیونکہ رزق کا قبض وسط بندے کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ۔ (الرعد/۲۶)

اللہ جس کیلئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ

مَا يَشَاءُ اللَّهُ يُعَادِمُ وَجْهَ بَصِيرَةٍ (الشوریٰ/ ۲۷)

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیل جاتے لیکن وہ انداز سے اتارتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے، انہیں دیکھتا ہے۔

نکاح کثرت رزق کا ذریعہ ہے:

نکاح کے مقاصد کا شروع میں بیان کیا گیا ہے اس سے بڑا مقصد تو اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ اولاد کیلئے رزق میں خود برکت پیدا فرمادیتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔
وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنَّا يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ (النور/ ۳۲)

اور نکاح کرو اپنوں میں ان کا جو ہے نکاح ہو اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

الْتِمِسُوا الرِّزْقَ بِالنِّكَاحِ (کنز العمال رقم الحدیث ۴۴۳۶)

”نکاح کے ذریعے رزق تلاش کرو“

چنانچہ آبادی کی کثرت پر معیشت اور رزق کی وجہ سے خھرات محسوس کرنا درست نہیں ہے۔ رزق حلال کی تلاش، کفایت شعاری، توکل اور صبر مسکے کا حل ہے۔ زمینی حقائق سے بھی یہ بات واضح ہے۔ میں نے اسی موضوع پر ایک مذاکرے میں جنگ فورم میں ۱۹۹۹ء کو تبرک کہا تھا۔ اگر آج سے صدیوں قبل جب زمین پر ایک ہزار انسان آباد تھے اگر وہ سرپکڑ کر بیٹھ جاتے کہ اب ہم ایک ہزار ہیں، (ظاہر ہے کہ اتنی زیادہ

سہولیات انہیں حاصل نہیں ہونگی) اگر ہم دس ہزار ہو گئے تو پھر تو بڑے مسائل پیدا ہو جائیں گے ہمیں کھانے کو کیا ملے گا۔ حالانکہ وہ بعد میں جب دس کروڑ بھی ہو گئے تو سب کو کھانے کیلئے ویسے ہی ملایا اس سے بھی اچھا ملتا رہا۔ اگر وہ ایسا سوچتے تو ان کی یہ سوچ درست قرار نہ پاتی۔ ایسے ہی آج بھی آبادی کیلئے متفکرین کی اس سوچ کا یہی عالم ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم عمران نے ان آیات سے ثابت شدہ موقف کے بارے میں ناقدانہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے ”بے شبہ خاندانی منصوبہ بندی کے حامی حضرات مسلمان کی حیثیت سے یہی عقائد رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ کی قضاء و قدر اللہ کی رزاقیت اور توکل علی اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ حضرات دراصل اس اصول کی کہ ”اسباب یا تدابیر کو اختیار کرنا چاہئے“ پیروی کرتے ہیں یہ اصول کسی طرح بھی توکل علی اللہ کی نفی نہیں کرتا۔“ (اسلامی میراث میں خاندانی منصوبہ بندی ۱۶۱)

لیکن ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے جو خاندانی منصوبہ بندی کو ”اسباب و تدبیر کا اختیار“ کرنا قرار دیا ہے اس میں معقولیت نہیں ہے۔ اسلام میں اسباب کا اختیار اگرچہ توکل کے منافی نہیں ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اسباب جائز ہیں یا ناجائز۔ خرید و فروخت اسلام میں جائز ہے اور رزق میں توکل کے منافی نہیں ہے۔ لیکن جیسے خرید و فروخت ایک سبب ہے تو سودی کاروبار بھی ایک سبب ہے اب اس سبب (سود) کے اختیار کا قول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایسے ہی دائمی بانجھ پن پیدا کر کے رزق میں اضافے کا سبب بھی حرام اسباب میں سے ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں تو مرزوق کو ختم کر کے رزق بڑھانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے سبب تو وہ چاہیے۔ مرزوق رہے لیکن اس کے رزق میں فراخی ہو۔

فصل دوم: عزل کی تحقیق اور اس پر قیاس کا بطلان

منصوبہ بندی کے قائلین اس کو عزل پر قیاس کرتے ہیں۔ ہم پہلے نفس مسئلہ بیان کریں گے اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ بیان کریں گے کہ یہ قیاس درست نہیں ہے۔

علامہ عبداللہ احمد نوری نے عزل کی تعریف یہ کی۔

اخراج الذکر وقت خروج المني حد زاعن الحمل۔ (دستور العلماء ۲/۴۰)

منی کے خروج کے وقت ذکر کو باہر نکال لینا حمل سے بچنے کیلئے۔

آزاد عورت سے اسکی اجازت کے بعد عزل جائز ہے۔ (ہدایہ ۲/۳۲۲)

عزل کے بارے میں اگرچہ حدیث شریف میں دلائل متعارض ہیں لیکن ترجیح

عزل کے جواز کو ہے۔ (کفایۃ تحت الفتح ۳/۲۵۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

كُنَّا نَعِزُّكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ

يُنْزِلُ (نیل الاوطار ۶/۱۹۵ موطا امام مالک وغیرہ)

امام مسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے یوں روایت کیا۔

كُنَّا نَعِزُّكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ نَبِيُّ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ نَبِيُّ (مسلم رقم الحدیث ۱۳۴۰)

قائلین منصوبہ بندی کہتے ہیں جب عزل جائز ہے تو منصوبہ بندی بھی جائز

ہے۔ لیکن انہیں سوچنا چاہئے کہ عزل پر تعظیم دائمی کو کبھی قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ عزل

دائمی بانجھ پن نہیں ہے۔

عزل سے وقفہ ولادت کا اثبات تو ہوتا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کرنے کی وجہ یوں بیان کی۔
الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكُونُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ۔ (مسلم: ۱۰۲/۲)

”بندے کی بیوی اس مدت میں ہے کہ، اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ اس سے جماع کرتا ہے اسے یہ تا پسند ہے کہ اس کی بیوی اس سے حاملہ ہو“
اس حالت میں شیر خوار کی صحت خراب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے یہی غلیلہ ہے کیونکہ غلیلہ کی تعریف یہ ہے۔

هِيَ أَنْ تُرْضِعَ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ۔ (نیل الاوطار ۶/۱۹۶)
عورت دودھ پلائے حالانکہ وہ حاملہ بھی ہے۔

جامع ترمذی میں ہے:
قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَهِيَ تُرْضِعُ۔

(جامع ترمذی: ۲۷۷۷)

امام مالک نے کہا ہے غلیلہ یہ ہے کہ بندہ اپنی عورت سے اس مدت میں جماع کرے کہ وہ ابھی دودھ پلاتی ہو۔

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اس سے ضرور اس شیر خوار کی صحت پر بُرے اثرات مرتب ہوں کیونکہ حضرت جذامہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثر ماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے۔

لَقَدْ هَمَّتْ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَتَطَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَأَذَاهُمْ۔ يَغِيلُونَ
أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَصُرُّ أَوْلَادَهُمْ شَيْئًا۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث: ۲۷۷۷)

میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں غیلہ سے منع کر دوں تو میں نے روم و فارس میں غور کیا وہ غیلہ (عورت کے دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کیساتھ جماع کر کے حاملہ بنا دیتے ہیں) کرتے ہیں یہ عمل ان کی اولاد کو نقصان نہیں دیتا۔
مسئلہ عزل سے صرف وقفہ کا جواز بمشکل ثابت ہوا اور وہ بھی گویوں اور عارضی نس بندی کے علاوہ عزل سے ہی ہو۔

ہر قسم کی فیملی پلاننگ کو جائز قرار دینے والے یہ بھی کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا، اللہ تعالیٰ قادر ہے لہذا فیملی پلاننگ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سلسلے میں وہ ایک حدیث کا بھی حوالہ پیش کرتے ہیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مَسْأَلُكُمْ أَنْ لَا تَعْزِلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ مَا هُوَ خَالِقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (کنز العمال: رقم الحدیث ۴۴۹۲۱)
تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اندازہ کیا ہے، اس چیز کا جو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔

مجوزین منصوبہ بندی کا یہ قول الٹا چور کو توال کو ڈانٹنے کے مترادف ہے، انہیں بار بار جس حدیث کی وجہ سے منصوبہ بندی کرنے سے روکا جاتا تھا اس کو ہی انہوں نے رخ موڑ کر پیش کرنا شروع کر دیا۔ انہیں سوچنا چاہئے جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں جو ہے وہ ہو کر رہے گا تو انہیں پھر اسکی مخالفت ہی نہیں کرنی چاہئے۔

بحث ہے عادت جاریہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تو یہ بھی ہے کہ وہ بغیر باپ کے بھی بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن عادت جاریہ یہی ہے میاں بیوی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوں تو بچہ پیدا ہو۔ عزل ایسی صورت ہے کہ جس میں جو عادی بچے کی ولادت کا ذریعہ ہے، اس کی بالکل مخالفت نہیں ہو رہی پھر بھی اس میں چانس

موجود ہے کہ مرد کو پتہ ہی نہ چلے اور کوئی قطرہ ٹپک جائے جبکہ عارضی منصوبہ بندی اس عادی ذریعہ سے یکسر مختلف ہے اور دائمی بانجھ پن والی منصوبہ بندی تو بالکل کوئی گنجائش باقی چھوڑتی ہی نہیں۔

فصل سوم:- اسقاط حمل

فیملی پلاننگ کے مقصد کے حصول کیلئے بعض اوقات اسقاط حمل بھی کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں بھی بعض امور کو سمجھنا نہایت لازم ہے، حمل کی کئی حالتیں ہیں۔

(۱) چالیس دن سے کم کا حمل

(۲) ۱۲۰ دن سے کم کا حمل

(۳) ایک سو بیس دن سے زائد کا حمل۔

فقہ مالکی میں اس سلسلے میں حکم بہت سخت ہے۔ امام شہاب الدین قرانی کہتے ہیں:
وَإِذَا قَبِضَ الرَّجُلُ الْمَيِّتَ فَلَا يَجُوزُ التَّعَرُّضُ لَهُ. وَأَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ إِذَا تَخَلَّقَ وَ
أَشَدُّ مِنْهُ إِذَا نَفَخَ فِيهِ الرُّوحُ فَانْهَ قَتْلَ نَفْسٍ إِجْمَاعًا۔ (الذخیرہ ۴/۲۱۹)

”جب رحم منی کو قبض کر لے تو اس کے درپے ہونا جائز نہیں ہے اور جب وہ نطفہ گوشت کا لوتھرا بن جائے تو اس کا اسقاط پہلے سے بڑا جرم ہے اور جب اس میں روح پھونک دی جائے تو یہ اسقاط بالاجماع قتل ہے۔“

پتہ چلا کہ فقہ مالکی میں چالیس دن سے کم مدت کے حمل کا اسقاط بھی جائز نہیں ہے۔ ۱۲۰ دن سے کم کا اسقاط بڑا جرم ہے اور ۱۲۰ دن کے بعد قتل ہے۔ فقہ شافعی میں ہے۔

اختلفوا فی التَّسْبِيبِ لَا سَقَاطَ مَا لَمْ يَصِلْ لِحَدِّ نَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ وَهُوَ مَانَةٌ وَ
عَشْرُونَ يَوْمًا وَالَّذِي يَتَّبِعُهُ وَقَالَ ابْنُ الْعِمَادِ وَغَيْرُهُ الْحَرَمَةُ وَلَا يُشْكَلُ

عليه جوازُ العزل لو ضوح الفرق بينهما بأن المنيَّ حال نزوله محضُ
جماد لم يتهيأَ للحياه بوجه. بخلافه بعد استقراره في الرحم. واخذه في
مبادى التخلق۔ (عجری علی الخطیب: ۴/۳۷)

حمل کی مدت ۱۲۰ دن ہونے سے پہلے اسقاط میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن
عماد وغیرہ کے مذہب کے مطابق جو رائج موقف ہے وہ حرمت کا ہے۔ ایسے اسقاط کو
عزل پر بھی قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ دونوں میں واضح فرق موجود ہے۔ کیونکہ نزول کے
وقت مٹی جماد محض ہے کسی لحاظ سے بھی حیات کیلئے تیار نہیں ہے، برخلاف اس حالت
کے جب وہ مٹی رحم میں مستقر ہو جائے اور خلقت کا آغاز ہو جائے۔

فقہ حنبلی میں ہے۔ کہ ۱۲۰ دن سے کم مدت میں اسقاط حمل جائز ہے۔ جیسا کہ
معنی: ۸۱۶/۷ میں ہے۔

فقہ حنفی میں ہے:

هَلْ يُبَاحُ الْإِسْقَاطُ بَعْدَ الْحَيْلِ بِإِباحِ مَا لَمْ يَتَخَلَّقْ شَيْءٌ مِنْهُ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ
إِلَّا بَعْدَ مَا ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا. وَهَذَا يَقْتَضِي أَنَّهُمْ أَرَادُوا بِالتَّخْلِيْقِ نَفْخَ
الرُّوحِ وَالْأَفْهَوُ غُلْطٌ لِأَنَّ التَّخْلِيْقَ يَتَحَقَّقُ بِالمُشَاهَدَةِ قَبْلَ هَذِهِ الْمُدَّةِ۔

(فتح القدیر: ۳/۲۷۴)

کیا حمل ہو جانے کے بعد اس کا اسقاط جائز ہے، ہاں اس وقت جائز ہے
جب اس سے کچھ بنا ہو نہ ہو اور اس سے کچھ ۱۲۰ دنوں کے بعد ہی بنتا ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان فقہاء نے تخلیق سے مراد روح پھونکنا لیا ہے۔ اگر
ایسا نہ ہو تو پھر ان کی بات غلط ہے کیونکہ مشاہدہ کے مطابق تخلیق اس مدت سے پہلے ہی
ہو جاتی ہے۔“

فتاویٰ ہندیہ میں اس کی پوری وضاحت ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

المرأة يَسْعَاهُ أَنْ تُعَالِجَ لَا سِقَاطِ الْحَبْلِ مَا لَمْ يَسْتَبِينَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ وَ ذَلِكَ مَا لَمْ يَتِمَّ لَهُ مَانَةٌ وَعَشْرُونَ يَوْمًا - (الفتاویٰ الہندیہ: ۱/۳۶۷)

”عورت اسقاط حمل اس وقت تک کروا سکتی ہے جب تک اس کی تخلیق میں سے کچھ ظاہر نہ ہوا ہو اور یہ مرحلہ اس وقت تک نہیں آتا جب تک ۱۲۰ دن پورے نہ ہوئے ہوں۔“

خلاصہ یہ: بنا کہ اسقاط حمل ایک قبیح عمل ہے، فقہ حنفی و حنبلی میں اس کی اگرچہ ۱۲۰ دن گزرنے سے قبل اجازت ہے۔ لیکن اس مقصد کیلئے پلاننگ اور علاج اور ادویات کا پھیلاؤ غلط نتائج برآمد کرے گا جو ہرگز فقہ اسلامی کا تقاضا نہیں ہے۔

چنانچہ ۱۲۰ دن کے بعد تو ویسے ہی یہ بالاتفاق قتل ہے، پہلے کے جواز کا مطلب یہ ہے کہ شاذ و نادر حالات میں بعض طبی شرعی وجوہات کی بنیاد پر جائز کہا گیا، مگر ”فیملی منصوبہ بندی“ کی طرف سے جیسے اس کی ترغیب دی جاتی ہے یا اس کی دوائیوں کو عام کیا جاتا ہے یا عمل کو رائج و عام کیا جا رہا ہے یہ سب کچھ ناجائز ہے۔

فیملی پلاننگ کے حامی جہاں تک بچوں کی دیکھ بھال کا عذر پیش کرتے ہیں تو اس سلسلے میں بھی کوئی معقولیت نہیں ہے کیونکہ جب چار تک نکاح کو جائز رکھا گیا، تو اللہ تعالیٰ کے پیش نظر تھا کہ والدین تربیت کیسے کریں گے۔ جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: ”جهد البلا كثرة العیال مع قلة الشیء“ تو کیا وجہ ہے اس جہد بلا سے بچنے کیلئے قلت عیال کا رخ کیا جا رہا ہے حالانکہ کثرت وسائل آمدنی بھی تو ممکن ہے، اس ذریعے سے جہد بلا سے بچنا یہ ترجیح بلا مرجح ہے اور اگر تم یہ کہو کہ آدمی قلت وسائل کو کثرت میں نہیں بدل سکتا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو پھر یہ بھی دیکھو کثرت عیال بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

باب چہارم

فصل اوّل: ایک دلچسپ مذاکرہ

روزنامہ جنگ نے اکتوبر ۱۹۹۹ء میں آبادی کے عالمی دن کے موقع پر جنگ فورم میں ایک مذاکرے کا اہتمام کیا جس میں منظور عثمانی، ڈائریکٹر فیملی پلاننگ بہبود آبادی پنجاب، شریا جبین چیف آپریننگ آفیسر فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن آف پاکستان۔ یاسمین زیدی، ایڈوائزر یونائیٹڈ نیشنز فیملی پلاننگ، ڈاکٹر نجمی شمیم ماڈل کلینک اور ڈاکٹر شمیمہ زیب گنگارام ہسپتال لاہور نے شرکت کی۔ بندہ اور ڈاکٹر سر فراز احمد نعیمی صاحب اس میں مدعو تھے۔ مجھے اس قدر بے حجاب خواتین کی شرکت کی خبر نہیں تھی جب پہنچا تو پھر ایک شرعی مسئلہ کی وضاحت کیلئے آنکھیں جھکائے بیٹھ گیا۔ اس دن ان حضرات و خواتین کے کافی افکار وادبام سماعت کئے اور جوابات دیئے۔ جنگ میگزین ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۹ء نے اس مذاکرے کے بعض حصوں کو شائع کیا۔

وہاں اس بات پر زور دیا گیا جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اسے فوراً ہسپتال پہنچایا جاتا ہے، اس وقت ہمارے علماء دین یہ فتویٰ نہیں دیتے چونکہ بیماری خدا کی طرف سے آئی ہے اس کو اس طرح رہنے دو ورنہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی مخالفت لازم آئے گی۔ ایسے ہی عورت کی بھی ایک بیماری ہے اس نے علاج کروالیا تو علماء اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ میں نے جواباً کہا تمہاری یہ بات درست نہیں ہے بیماری کے علاج تو شرعاً حکم ہے لیکن عورت میں بچہ پیدا کرنے کا وصف اسے بیماری کہنا عورت سے انصاف نہیں ہے یہ تو عورت کا ایک وصف فضیلت ہے اور شان ہے اس کو بیماری نہیں کہا جاسکتا۔ لہذا اس کو بیماری پر قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ اس پر شور اٹھا کیا عورت کو کوئی بچہ پیدا کرنے والی مشین ہے۔

میں نے کہا مشین نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق جن مقاصد کیلئے کی ان میں سے ایک مقصد اس سے بچوں کی تولید ہے۔ مشین اپنی چاہت سے کچھ نہیں کرتی، لیکن بچے کی ماں بننا اس عورت کی چاہت ہے۔ جب ایک کی ماں بننے سے مشین نہیں کہلائے گی تو ۳ یا زیادہ کی ماں بنے پھر بھی مشین نہیں کہلائے گی۔

جب میں اس بات پر مقرر تھا کہ عورت کا زیادہ بچے جنم دینے والی ہونا اس کا عیب نہیں اس کی شان ہے تو میں نے بطور دلیل یہ حدیث پیش کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

تَزَوَّجُوا الْوُلُودَ الْوُدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرُ بِكُمْ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(جامع الاحادیث ۸۵/۴ - کنز العمال: ۴۳۵۹۸)

”زیادہ بچے جنم دینے والی محبت کرنے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ قیامت کے دن میں تمہاری جنت انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے کثرت ظاہر کروں گا۔“

جب میں نے یہ کہا تو منظور عثمانی صاحب ڈائریکٹر فیملی پلاننگ پنجاب کہنے لگے۔ کیا عورت کے سر پر سینگ ہو گئے جو زیادہ بچے جنم دینے والی ہوگی اس کی کیا علامت ہوگی اور کیسے پتہ چلے گا۔

مغرب زدہ افراد کو بولتے ہوئے یہ نہیں چلتا کہ وہ کس کے فرمان کے مقابلے میں بات کر رہے ہیں۔ میں نے فرمان رسول اللہ ﷺ پیش کیا تھا لیکن وہ اس پر سختی پا ہو گئے۔ میں نے کہا: وہ عورت کی علامت ہے قرآن سے پتہ چلے گا اس کی والدہ اسکی بہن وغیرہ کے احوال سے پتہ چلے گا کہ اس میں یہ وصف کیسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تَحْيَوُ الرُّطَفَكُم فَإِنَّ النِّسَاءَ يَلِدْنَ أَشْبَاهَ إِخْوَانِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ۔

(جامع الاحادیث ۷۲/۴)

”اپنے نطفوں کیلئے اچھی عورتیں پسند کرو، کیونکہ عورتیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مشابہت رکھنے والی اولاد جنم دیتی ہیں۔“

پھر ان ماہرین منصوبہ بندی نے یہ سوال اٹھایا کہ جیسے آدمی کے بدن پر پھوڑا بنتا ہے تو اپنے بدن ہی کے حصے کو وہ کنوا دیتا ہے، کیونکہ وہ ہمد وقت تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی ایک خاتون بار بار تولید کے عمل سے گذر کر تھک گئی ہے۔ اب آرام چاہتی ہے اس واسطے آپریشن کروالیتی ہے۔

میں نے کہا یہ قیاس بھی درست نہیں ہے یہ تو ایسے ہی ہے جیسا کہ ایک بوڑھا آدمی کہے کہ میں کام کر کے تھک گیا اب مجھ سے کام نہیں ہوتا میرا ہاتھ کاٹ دیا جائے، حالانکہ یہ جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا بِدْيَكُمُ الْمَوْتَةَ۔ (البقرة۔ ۱۹۵)

اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑ۔

ایسے ہی عورت کے اندام نہانی کا آپریشن بھی ہوگا۔

فصل دوم: خاندانی منصوبہ بندی اور جدید فتاویٰ

عالم اسلام کے عظیم سکارڈاکٹر وہبہ زحیلی لکھتے ہیں۔

يجوز استعمالُ موانع الحمل الحديثةِ كالحبوب وغيرها لفترةٍ مؤقتةٍ، دون ان يترتب عليه استئصالُ إمكانِ الحمل، وصلاحيَةُ الإنجاب قال الزركشي، يجوز استعمالُ الدواء لَمَنَعَ الحملِ في وقتٍ دون وقتٍ كما لعزل ولا يجوز التداءي لَمَنَعَ الحملِ بالكُلِيَّةِ اور ربط عُروقِ المَبايض اذا تَرَتَّبَ عليه امتناعُ الحملِ في المستقبلِ، والعبارةُ في ذلك لُغْبَةٌ

الظن ای احتمال ما فوق ۵۰٪ و كذلك الحكم فی تعقيم الرجل۔ (الفقه الاسلامي وادلته ۳/۲۶۳۴-۲۶۳۵)

”منع حمل کے جدید ذرائع جیسے گولیاں وغیرہ ہیں ان کا استعمال محدود مدت کیلئے جائز ہے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ ان ذرائع کے استعمال کی وجہ سے حمل کا امکان ہی ختم ہو جائے اور بچہ جننے کی صلاحیت ہی تباہ ہو جائے۔ زُرکشی نے کہا ہے۔ منع حمل کیلئے وقتاً فوقتاً دوائی کا استعمال عزل کی طرح جائز ہے اور دوائی بانجھ پن کیلئے دوائی کا استعمال جائز نہیں ہے۔ ایسے مستقبل میں مستقل منع حمل کیلئے بیضوں کی ٹالیوں کو بند کرنا بھی ناجائز ہے اور اس میں معیار غلبہ ظن ہے، یعنی پیاس فی صد سے اوپر احتمال دائمی (بانجھ پن کا تو ناجائز ہے)۔ ایسے ہی مردوں کی نس بندی کا حکم ہے۔

نمبر 2۔ جامعہ ازہر کے استاذ ڈاکٹر احمد شرباصی کہتے ہیں۔

يجوز لها أن تأخذ بتنظيم الأسرة بالوسائل المشروعة السليمة دون أن تلجأ إلى إجراء عملية التعقيم، لأن التعقيم لا يباح في هذا المجال۔ (يسألونك في الدين والحياة ۱/۲۳۹)

فیملی پلاننگ کی غرض سے عورت کیلئے جائز ہے کہ سالم شرعی ذرائع استعمال کرے بغیر اس کے کہ بانجھ پن کیلئے کوئی علاج کرائے کیونکہ بانجھ پن اس کیلئے جائز نہیں ہے۔ ایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں۔

لا يجوز إجراء عملية يتركب عليها تعطيل الأجهزة التناسلية بصفة دائمة عند الزوج أو الزوجة۔ (يسألونك في الدين والحياة ۱/۲۴۰)

ایسا کوئی آپریشن یا علاج جائز نہیں جس کی وجہ آلات تناسل کا دائمی طور پر معطل ہونا لازم آئے زوج یا زوجہ کے ہاں۔

خلاصۃ البحث:

ماں کی صحت کیلئے یا بچے کی صحت کیلئے دو بچوں کی ولادت کے درمیان وقفہ مناسب ہے۔ لیکن

نمبر ۱۔ یہ رزق کی تنگی کے خطرے سے نہ ہو،

نمبر ۲۔ اچھا ہے کہ اس وقفے کیلئے منع حمل کی گولیوں یا عارضی نرس بندی وغیرہ والا علاج نہ ہو بلکہ عزل کا سہارا لیا جائے۔

اگرچہ گولیوں کے استعمال کی اجازت مذکورہ ۲ فتاویٰ میں ذکر ہے، لیکن بندہ کی رائے کے مطابق ایسی گولیوں اور مانع حمل ذرائع کے پھیلاؤ سے دیگر بہت سے مسائل معاشرے میں پیدا ہو جائیں گے اور ان کا استعمال حرام کاری کیلئے شروع ہو جائے گا جیسا کہ اس کے شواہد بھی ہیں۔

اگر ایک باقاعدہ محکمہ کی وساطت سے مانع حمل ادویات اور ذرائع کی تشہیر اور ترویج کی جاتی رہے گی تو مزید معاشرتی بگاڑ پیدا ہوگا۔ لہذا ایسی ادویات یا آلات ہی نہیں ہونے چاہیے اور منع حمل کیلئے محض عزل کا سہارا لیا جائے۔

یاد رہے مرد و عورت کیلئے تعظیم دائمی کسی طریقے سے بھی ہو حرام ہے خواہ ادویات سے ہو یا آپریشن سے۔ جس سے ابتداء حمل کی صلاحیت ہی ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے اور بچہ جنم دینے کی استعداد ہی نہ رہے یہ حرام ہے، جیسا کہ مذکورہ تمام دلائل و فتاویٰ کا تقاضا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نظام سے جنگ اور تغیر خلق اللہ کا عمل ہوگا۔ یہی قرآن و سنت کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

آخذ

- ۱۔ قرآن مجید
- ۲۔ صحیح البخاری۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ ط۔ دارالفکر بیروت
- ۳۔ صحیح مسلم۔ امام مسلم بن حجاج متوفی ۲۶۱ھ ط۔ دارالفکر بیروت
- ۴۔ سنن ابن ماجہ۔ امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۴۳ھ ط دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
- ۵۔ مؤطا امام مالک۔ امام مالک بن انس المتوفی ۱۷۹ھ طیمہ محمد کتب خانہ کراچی پاکستان
- ۶۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ طقدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان
- ۷۔ کنز العمال۔ علامہ علاؤ الدین علی بن حسام ہندی متوفی ۹۷۵ھ ط موسسۃ الرسالة، بیروت
- ۸۔ مسند احمد بن حنبل۔ الامام احمد بن حنبل ط المیمیۃ
- ۹۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاشرا امام ابن الاثیر ۶۰۶ھ ط دارالفکر بیروت
- ۱۰۔ شرح النہ۔ امام حسین بن مسعود بغوی، ۵۱۶ھ ط دارالفکر بیروت
- ۱۱۔ جامع الترمذی۔ امام محمد بن عیسیٰ الترمذی ۲۷۹ھ ط دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
- ۱۲۔ نیل الاوطار۔ للشوکانی ط المطبعۃ العثمانیہ المصریہ
- ۱۳۔ ہدایہ۔ برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ ط مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

- ۱۴۔ فتح القدیر۔ ابن ہمام۔ متوفی ۸۶۱ھ ط مکتبہ حقانیہ پاکستان
- ۱۵۔ کفایت تحت الفتح مولانا جلال الدین انوار می ط مکتبہ حقانیہ پاکستان
- ۱۶۔ ہجری علی الخطیب شیخ سلیمان البچری ط دار الفکر بیروت
- ۱۷۔ دستور العلماء، قاضی عبدالنبی بن عبدالرسول احمد گمری ط میر محمد کتب خانہ کراچی پاکستان
- ۱۸۔ الذخیرہ۔ امام احمد بن ادریس القرافی متوفی ۶۸۴ھ ط دار الغرب الاسلامی بیروت
- ۱۹۔ الفتاویٰ الہندیہ۔ علماء بورڈ ط دار الکتب العربیہ بیروت
- ۲۰۔ جامع الأحادیث، حافظ جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ ط دار الفکر بیروت
- ۲۱۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ڈاکٹر وجہہ زحیلی، ط دار الفکر بیروت
- ۲۲۔ یساً لو تک فی الدین والحیۃ، ڈاکٹر احمد شر باصی ط دار النجیل بیروت
- ۲۳۔ اسلامی میراث میں خاندانی منصوبہ بندی، ڈاکٹر عبدالرحیم عمران ط اقوام متحدہ
- فنز برائے آبادی
- ۲۴۔ جنگ میگزین ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۹۹ء

☆☆=====☆☆

فیملی پلاننگ

فیملی پلاننگ کے حوالہ سے معیشت اور رزق کے معاملات کو بطور اہم عنصر پیش کیا جاتا ہے ہمیں بطور مسلمان رزق کے بارے میں اسلامی تصور اور دیگر چیزوں کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے۔ قرآن مجید میں فرمان ہے کہ خرچ اور مان و نفقہ کے بوجھ کی وجہ سے تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو خالق کائنات نے رزق کی نسبت اپنی طرف کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اس سلسلہ میں کئی فرمان ملتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی اپنے ساتھ نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کو رزق دیتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ فرمایا ہے ”جبرائیل امین نے مجھ پر یہ وحی کی ہے کہ کوئی جاندار چیز اس وقت تک نہیں مرے گی جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے لہذا اللہ تعالیٰ نے جس کے لئے جتنا رزق رکھا ہے وہ مرنے سے پہلے ضرور لے گا اور وہ اپنا رزق مکمل کرنے کے بعد ہی فوت ہو سکتا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ جو رزق ہمیں مل رہا ہے وہ کس کے طفیل مل رہا ہے۔ اسلام مسلسل جدوجہد اور کوشش کا نام ہے لیکن رزق خالق کائنات دیتا ہے ہمیں معیشت کے خوف اور مان و نفقہ کے ڈر سے فیملی پلاننگ نہیں کرنی چاہیے۔ فیملی پلاننگ میں کچھ مراحل ایسے ہیں جن کی شرعی طور پر حمایت کی جاسکتی ہے۔ اور کچھ ایسے ہیں جو شرعاً مجبور کے نزدیک بالکل ممنوع ہیں ہم اس سوچ سے فیملی پلاننگ کو غلط سمجھتے ہیں کہ لوگوں کے زیادہ ہو جانے سے اخراجات زیادہ ہو جائیں گے البتہ بعض اوقات بچے کی والدہ کی صحت پر غلط اثر پڑتا ہو اور اس کی صحت مسلسل کمزور ہوتی جا رہی ہو تو بچوں کی ولادت کے دوران وقفہ شرعی طریقہ سے کیا جاسکتا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے ایک طریقہ کے بارے میں متعدد احادیث مبارکہ موجود ہیں یہ ایک طریقہ ہے جس سے بچوں کی ولادت میں وقفہ پیدا ہو سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی حسین وضاحت موجود ہے کہ تم ایسا طریقہ اپنا سکتے ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ تولیدی نظام ہے وہ بھی متاثر نہ ہو اور تمہاری طرف سے بھی کوشش ہو جائے لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہتا ہے۔ فیملی پلاننگ میں کوئی ایسا طریقہ کہ جس سے اللہ تعالیٰ کا نظام معطل ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کے نظام سے جنگ کی حیثیت رکھتا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے اگر خالق کائنات نے کسی کی ولادت کو مقرر کر رکھا ہے تو ہمیں اس میں دخل نہیں دینا چاہئے، فیملی پلاننگ میں ایسا کچھ نہیں کہ جس کے بعد بچہ پیدا ہوئے کا تصور ہی ختم ہو جائے۔ اس کے بارے میں جمہور علماء کا یہ مسلک ہے کہ ایسا کرنا حرام اور ممنوع ہے۔